Date ....
S M T W TH F S

CRYSTAL

۞: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور منتظم ملکی اور مدنی زندگی میں کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، دلائل سے بیان کریں

ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ (خاتم النبیین) کی حیات مبارکہ تمام انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے، کوئی بھی شخص خواہ کسی بھی پیشے سے تعلق رکھتا ہو حاکم ہو، معلم ہو، تاجر ہو، سفارتکار ہو، منتظم ہو غرض جس بھی کام سے منسلک ہو آپؐ کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

"تمہارے لیے نبی کریمؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے"

آپؐ نے اپنے حسن تدبر اور حسن انتظام سے روئے زمین پر ایک ایسی مثالی سلطنت اور خوبصورت معاشرہ قائم کیا جس کے لیے چشم فلک آج تک ترس رہی ہے۔ آپؐ نے ایک صالح نظام کی بنیاد رکھی۔ ایسا مثالی معاشرہ جس کی تعریف دشمن بھی کرتے تھے۔ آپؐ کے تدبر اور انتظام سلطنت کے بارے میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی تعریف بیان کرتے ہیں۔

نبی کریمؐ کی زندگی دو ادوار پر مشتمل ہے۔ مکی اور مدنی اسطرح آپؐ کی حیات مبارکہ کے تمام فیصلے، احکام اور ارشادات دو بنیادوں پر مبنی ہوتے تھے

٭ ایک وحی الہام ٭ دوسرے پیغمبرانہ بصیرت

وحی الہام سے بیشتر فیصلہ ہوتے تھے کیونکہ وہ رب کی طرف سے حکم ہوتا تھا۔ جبکہ پیغمبرانہ بصیرت کا تعلق بھی ہدایت خداوندی سے فیض یاب ہے۔ اسی لیے اسکی روشنی میں سرانجام دینے والے تمام امور انسانی بصیرت سے بہتر اور بلند ہیں

Scanned with OKEN Scanner

Date ....
S M T W TH F S

قرآن کریم میں آپؐ کی حیات قبل از نبوت کو بطور دلیل پیش کیا
گیا ہے کہ تمام فیصلے بہترین ہوا کرتے تھے۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

"بے شک میں نے تمہارے درمیان ایک عرصہ گزارا
کیا تم نہیں سمجھتے"

(سورۃ یونس : 16)

مکی زندگی اور حسن انتظام

رسالت مآب آپؐ کی زندگی دو ادوار پر مشتمل ہے

قبل از نبوت — بعد از نبوت

قدرت نے آپؐ کو اخلاقی عظمت کے ساتھ حسن تدبیر فراست
سے نوازا تھا وہ ایک مسلمہ امر ہے۔ نبوت سے قبل کے اہم واقعات
جس میں آپؐ نے بطور منتظم کام کیا وہ درج ذیل ہیں۔

1: حلف الفضول
2: تنصیب حجر اسود
3: ہجرت حبشہ
4: اعلانِ نبوت
5: ہجرت مدینہ

1: حلف الفضول :

حرب فجار کے بعد عبداللہ بن جدعان کے مکان
میں کچھ لوگ جمع ہوئے اور ایک انجمن کی بنیاد رکھی۔ اسکا
مقصد ظالموں کو ظلم سے روکنا اور مظلوموں کی مدد کرنا تھا
آپؐ اس معاہدہ میں شریک ہوئے تھے۔ نہ صرف شریک
ہوئے اس پر عمل درآمد کی بھی بھرپور کوشش کی جیسے
"ایک دفعہ ایک شخص کو آپؐ نے ابوجہل سے اس کا
حق دلا دیا۔ ابوجہل نے آپؐ کے کہنے پر حق دے دیا تھا"

معاہدین نے جو حلف اٹھایا تھا ابن سعد اور ابن ہشام نے اس کے
الفاظ نقل کیے ہیں

"جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: میں ابن جدعان کے
گھر میں حلف میں شریک ہوا تھا، مجھے یہ پسند نہیں کہ سرخ
رنگ کے اونٹ ملیں تو میں اسکو توڑ دوں گا، بنو ہاشم، بنو زہرہ
بنو تیم نے قسمیں کھائی تھیں جب تک دریا کسی دھنی کو بھگو سکتا ہے
وہ مظلوم کا ساتھ دیں گے، ظلم کو برداشت نہیں کیا جائے
گا، مظلوم کو اسکا حق دیا جائے گا"

اس کو حلف الفضول اس لیے کہا جاتا کہ اس میں شامل سرداروں کے
نام میں "افضل" تھا دوسرا

**"حلف الفضول میں حضرت محمد ﷺ ایک ایسے
منتظم نظر آتے جو اقتدار سے پہلے اصول بناتے،
طاقت سے پہلے انصاف کو منظم کرتے ہیں"**

2: تنصیب حجر اسود:

کعبہ کی از سر نو تعمیر کا جب منصوبہ بنا تھا
اسی دوران حجر اسود کو نصب کرنے کے لیے قبائل کے درمیان جھگڑا
شروع ہو گیا، ہر قبیلہ یہ کام خود کرنا چاہتا تھا اس سلسلہ میں تنازعہ
بڑھ گیا اس جھگڑے کے فیصلے کے لیے ثالث یوں طرح مقرر ہوا
کہ کل صبح کعبہ میں جو پہلے داخل ہو گا وہی فیصلہ کرے گا،
حسن اتفاق کہ آپ ﷺ کعبہ میں اگلی صبح سب سے پہلے داخل ہوئے
سب قبائل نے آپ ﷺ کو دیکھ کر کہا، ہاں یہ امین ہے اسکا فیصلہ ہمیں
قبول ہے۔ تو آپ ﷺ نے پہلے ہر فریق کا بیان غور سے سنا،
سب نے اپنی اپنی بڑائی بیان کی اس کے بعد آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا۔

keep the description of a single argument a bit brief.........

Date ....

S M T W TH F S

آپ نے فرمایا:

" آپ نے فرمایا ایک چادر لاؤ، اس چادر کو زمین پر بچھا دیا گیا اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجرِ اسود اٹھا کر اس میں رکھ دیا اور فرمایا: ہر خاندان کا سردار اس چادر کے کنارے کو پکڑ کر لے جائے اور کعبہ کے قریب لے جائے "

سب نے فیصلہ مان لیا اور جھگڑے سے بچ گئے، سب حیران ہوئے کہ کیسے انہوں نے اپنی عمر سے کم [illegible] میں لینے سے کم کی اطاعت کی، سب نے آپ کو اپنے اوپر حاکم اور رئیس بنایا۔ یہ فیصلہ آپ کے حسین انتظام کو ظاہر کرتا ہے۔

نہ زور سے، نہ جبر سے، نہ خون کے نشان سے
نبی نے مسئلہ حل کیا علم و امان سے

3: ہجرت حبشہ: اعلانِ نبوت:

جب چالیس سال کی عمر میں آپ نے اعلان نبوت کیا تو اس فیصلے سے آپ کی حیثیت بدل گئی، اعلان نبوت کے وقت آپ نے بطور منتظم درج ذیل کام کیے

1: واضح مقصد بتایا (اللہ کی واحدنیت، اخلاقی اصلاح)

2: مرحلہ وار دعوت (3 سال خفیہ دعوت، پھر علانیہ اعلان)

3: مرکزی کنٹرول اور نظم و ضبط (دعوت کا مرکز تھا، سب منظم تھے)

4: افراد کی درست شناخت (ذمہ داریوں کی تقسیم، نظم انداز)

اعلانِ نبوت تاریخ کی واحد تحریک ہے جو کردار سے اٹھی، صبر سے بڑھی اور عدل سے قائم ہوئی تھی کیونکہ منتظم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے

مناسب قیادت کا انتخاب ← حضرت جعفر

Date .... S M T W TH F S خواتین اور کمزور طبقے کا تحفظ ؟

CRYSTAL

relate the heading and arguments to the qs statement.......

4: ہجرت حبشہ:

جب آپؐ نے علی الاعلان تبلیغ اسلام شروع کی تو قریش بلکہ آپؐ کے اصحاب کے درپے ہو گئے۔ آپؐ ابوطالب کی حیثیت سے محفوظ رہے، تاہم کمزور صحابہ کرامؓ کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپؐ نے بطور منتظم مسئلے کو سنبھالا نہ صرف صحابہ کرامؓ کو ہجرت کا حکم دیا بلکہ آپؐ نے نجاشی حبشہ کو لکھا کہ مسلمانوں کا احترام و تعاون کیا جائے، خاص طور پر امان دی جائے اور قریش کو واپس لوٹا دیں۔ اس طرح نہ صرف مشکلات سے بچایا بلکہ تحفظ کی یقین دہانی کی۔ یہ واقعات آپؐ کی بصیرت کی طرف اشارہ کرتے کہ چاہے منتظم ہو یا سفارتکار ہر فیصلے میں حکمت اور مسلمانوں کا تحفظ چھپا ہے۔

5: ہجرت مدینہ:

ہجرت مدینہ کے وقت ایک منتظم کی ذمہ داریاں سنبھالی۔ آپؐ کی زندگی بہت ساری مشکلات پر مبنی تھی لیکن اس کے باوجود آپؐ کی صبر و استقامت کی پالیسی سے ایک مرکز پر مسلمانوں کو جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے وہ مرکز مدینہ تھا۔ آپؐ مدینہ تشریف لے گئے وہاں بعد میں مسلمان ہجرت کر کے آباد ہوئے۔ اس وقت آپؐ نے

- مسلمانوں کو اسلامی علاقے میں بسایا
- اسلامی نظام رائج کیا

ہجرت محض فرار نہیں بلکہ ایک منصوبہ تھا، ساتھی، راستہ، وقت خوراک معلومات سب کچھ پہلے سے طے تھا، حضرت اسماءؓ اور حضرت عبداللہ بن ابیؓ کو مخصوص ذمہ داریاں دیں۔

بطور منتظم آپؐ نے

1: درست وقت کا انتخاب کیا ہجرت کے لیے

2: ہر شخص کی ذمہ داری کا تعین پہلے سے کیا

3: راستے کا غیر معمولی انتخاب کیا

4: اخلاقی قیادت کی اور اسے کامیاب بنایا

Scanned with OKEN Scanner

Date..........

S M T W TH F S

یہ بیعت تاریخ کا سب سے کامیاب منتقلی اقتدار اور منصوبہ تھا جو بغیر خون ریزی کے ہوا تھا۔

مدنی زندگی میں آپ ﷺ بطور منتظم

مدنی زندگی

1: پہلا انتظامی فیصلہ — مسجد کی تعمیر

a) مدینہ پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی انتظامی قابلیت سے بہت سے فیصلے لیے اور اقدامات اٹھائے ان میں سب سے پہلے مسجد قبا / مسجد تقویٰ کی بنیاد رکھی تاکہ دینی تعلیمات صحیح سے آسانی سے سب تک پہنچ جائے۔

b) جب آپ ﷺ مدینے پہنچے تو لوگ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے گھر قیام کریں آپ ﷺ نے فرمایا: "جس جگہ اونٹنی بیٹھ گی وہیں قیام کروں گا" تو اونٹنی آپ ﷺ کی حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس بیٹھی وہیں قیام کیا۔

آپ ﷺ نے بطور منتظم کسی ایک فیصلے کو ترجیح نہ دی، مرکزی حیثیت مسجد کو بنایا، اسطرح انتظامی بنیاد رکھی۔

2: مواخات مدینہ:

مہاجرین جب مکہ سے مدینہ گئے تو بے گھر تھے بے حال تھے۔ جبکہ انصار کے پاس زمین، مال، گھر اور وسائل تھے۔ سماجی بحران پیدا ہو سکتا تھا۔ اس صورتحال میں آپ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دیا۔

Scanned with OKEN Scanner

آپؐ نے فرمایا: ہر انصار ایک مہاجر کا بھائی ہوگا۔ ان سب کا انتظامی پہلو بھی تھے جو کہ درج ذیل ہیں

1: غربت کا فوری حل

2: حسد کے بجائے بھائی چارہ قائم کر دینا

3: معاشی توازن پیدا ہوا

یہ سماجی منظم کام تھا جو باعزت طریقے سے صرف آپؐ کی تنظیم صلاحیت کی وجہ سے ہوا تھا۔

قرآن میں انصار کی خدمات کو بیان کیا

"اور حاجت مند مہاجرین کا حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے جبراً نکالے گئے، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں وہ اللہ اور رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں"

(الحشر: 8)

3: میثاق مدینہ:

اکثریتی جماعت کو آپؐ نے مواخات کے ذریعے مستحکم کر لیا تھا اب ضرورت تھی کہ اہل مدینہ کو بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے مسلم اور غیر مسلم کسی خاص نکتے پر متفق ہو۔ اس طرح اندرونی اور بیرونی امن قائم ہو۔ مختلف قبائل کے درمیان چپقلش تھی:-

ڈاکٹر حمید اللہ نے اس وقت کی ضرورت کو کچھ اس طرح بیان کیا

"ایک طرف مقامی باشندوں کا تحفظ فوری تھا دوسری طرف مہاجرین کو جانی و مالی نقصان سے بچانا تھا، اور ساتھ ہی غیر مسلم عربوں اور یہودیوں سے سمجھوتا کرنا تھا"

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؐ نے ایک دستاویز مرتب کی جو پہلی تحریری دستاویز تھی جس کو میثاق مدینہ کہتے ہیں

آپؐ نے یہود، مہاجرین، انصار اور غیر مسلم عرب کے درمیان امن کا معاہدہ قائم کیا جسکو میثاق مدینہ کہا گیا

بطور منتظم آپؐ نے میثاق مدینہ سے مسئلوں کو حل کیے

1. قانون کی اجارہ داری قائم کی
2. اقلیتوں کا تحفظ کیا

4: معاشی نظام ــــ بازار مدینہ:

آپؐ نے معاشی نظام کو بھی بہتر بنایا جن میں سے اہم درج ذیل ہیں

a) بازاروں کی نگرانی کی، دھوکہ دہی اور ناپ تول کا کنٹرول

ایک دفعہ آپؐ بازار گئے ایک تاجر کا مال ہاتھ سے دیکھا اور کہا یہ گیلا ہے

آپؐ نے فرمایا "جو دھوکہ دے وہ ہم سے نہیں"

b) معاشی انصاف: انصاف ہر شخص کو فراہم کیا

c) سود کی ممانعت اور عوامی فلاح پر زور

ان سب کا نتیجہ ہوا کہ وسائل کا مناسب اور شفاف استعمال، غربت کا خاتمہ، تجارتی اعتماد کو فروغ ملا

5: اداروں کی تشکیل اور تنظیم:

مدینہ میں نہ صرف روحانی اور اخلاقیات دی بلکہ اداروں کے قیام اور ان کے نظم و ضبط میں بھی انتظامی مہارت دکھائی

a) مسجد نبوی ــ مرکزی انتظام

نہ صرف عبادت بلکہ تعلیم، مشاورت، عدلیہ اور سماجی مسائل کے حل کے لیے کام کیا

b) قضا اور عدلیہ: مدینے میں جھگڑے اور مقدمات کے لیے قاضی مقرر کیے گئے جو فیصلہ انصاف اور شفافیت سے کرتے تھے، فیصلہ ہر طبقے کے لیے یکساں، قانون کی اجارہ داری قائم کی

c) معاشی ادارے: زکوٰۃ کا نظام، بیت المال کا قیام بازار میں نگرانی وغیرہ

6: ملکی تقسیم:

بطور منتظم آپؐ نے ملکی تقسیم کی جس سے سلطنت داخلی طور پر مستحکم ہوئی۔ آپؐ کے دور میں بعض علاقے بذریعہ فتح اسلام کے، بعض معاہدات کے تحت قبضے میں آئے، جو علاقے فتح کے ذریعے حاصل ہوئے وہاں گورنر مقرر کیے جو علاقے صلح نامے کے ذریعے حاصل ہوئے ان کے حکمران وہیں کے امراء رہے۔ آپؐ نے حکومت کے انتظام کو مستحکم کرنے کے لیے درج ذیل گورنر مقرر کیے

1: مملکت بحرین: حکمران شیخ مسلمان ہو گیا تھا جس کا نام منذر بن ساوی تھا

2: مملکت عمان: عمرو بن العاص کو گورنر مقرر کیا

3: مکہ: عتاب بن اسید کو گورنر مقرر کیا

4: امارت ایلہ: عیسائی حاکم تھا

5: کندہ: خالد بن سعید گورنر تھے

6: یمن کا صوبہ: یہ صوبہ مختلف حصوں میں تقسیم تھا اس میں منتخب کا حکمران مسلمان تھا۔ اس میں عیسائی، یہودی، مسلمان اور مجوسی آباد تھے لیکن سرکاری مذہب "اسلام" تھا۔

7: افسروں کا انتخاب اور تنخواہیں:

آپؐ افسروں کا انتخاب خود کرتے اور ان کا امتحان بھی لیتے تھے۔ منتخب کرتے ہوئے جو افسر یا والی تھے ان کے

تقویٰ، علم، دانش کا خیال رکھتے ہیں۔ جب حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا عامل مقرر کیا گیا تو پوچھا کہ وہاں تمہارا طرز عمل کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ نے فرمایا اگر اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ تو؟ حضرت معاذ نے جواب دیا تو میں سنت رسول کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ نے فرمایا سنت رسول میں نہ پا سکو تو؟ تو حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا میں اجتہاد کروں گا اور کوشش میں کمی نہ کروں گا۔ اس پر آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے عہدے ان کے اہل لوگوں کو دیے جائیں"

اسطرح آپ نے تنخواہیں بھی مقرر کی تھیں۔ عتاب بن اسید کی تنخواہ ایک درہم مقرر کی، آپ نے فرمایا

"جو شخص عامل ہے، اسکا ایک بیوی کا خرچ لینا چاہیے اگر اسکے پاس نوکر نہ ہو تو نوکر رکھ سکتا ہے۔ اگر مکان نہ ہو تو گھر بنا سکتا ہے اگر اس سے زیادہ کوئی لے گا تو وہ خائن ہوگا یا چور ہے"

8: احتساب:

احتساب کے لیے کوئی محکمہ نہ تھا لیکن آپ یہ کام خود سرانجام دیا کرتے تھے، تجارتی معاملات کی نگرانی فرماتے تھے مدینے میں بھی ان اصلاحات کو جاری رکھا، کوئی جیل خانہ نہ تھا لیکن مجرم سے معاشی بائیکاٹ کر کے مسجد میں رکھا جاتا تھا

صحیح بخاری ہے

"حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ آپ کے عہد میں دیکھا کہ لوگ اندازے سے غلہ خرید کر ان کو اس بات پر سزا دی جاتی تھی کہ اپنے گھروں میں منتقل کرنے سے

Scanned with OKEN Scanner

پہلے اسکو خود ہی جگہ بیچ ڈالیں جہاں اسکو خریدا تھا۔
عمال انسروں پر کڑی نگاہ رکھتے۔ اس طرح ہر کام کی نگرانی کرتے

9: آپؐ کی فوجی انتظامی مہارت:

آپؐ غزوات میں حکمت عملی سے کام لیتے کم تعداد ہونے کے باوجود شکست سے دوچار کرتے تھے۔

a) بدر — میں چھوٹے مگر مضبوط فوج کو انتہائی موثر سے ترتیب دیا تھا

b) اُحد — پہاڑی علاقوں اور کمزور پوائنٹس کی حفاظت کی

c) خندق — دفاعی خندق کی منصوبہ بندی اور دشمن کی حرکت کو روکا

d) خرم داروں کی تقسیم کر دیتے تھے

e) اخلاقی اصول قبل جنگ: خواتین، بچوں، بوڑھوں کو نقصان پہنچانے سے منع کرتے تھے۔ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے، زمین و فصل کی حفاظت کرتے

10

حاصل کلام:

غرض ہمارے پیارے نبی کریمؐ اپنی زندگی میں خواہ مکی (بموجب حلف الفضول) حجرِ اسود کی نقیب ہو، یا مدنی زندگی (میثاق مدینہ انتظامی اداروں کا قیام) آپؐ نے ثابت کیا کہ بہترین منتظم وہ ہے حکمت، دل، دماغ، اخلاق اور منصوبہ بندی کو ایک نظام سے جوڑ دیتے بغیر طاقت کے، حربہ کے، اللہ کے نظام کو چلایا جاسکتا ہے۔ آپؐ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہر مرحلے پر چاہے بطور منتظم ہو یا معلم اخلاقیات، منصوبہ بندی اور عدل و انصاف کا دامن نہیں چھوڑا اور ہمیشہ عملی کام کر دیا تاکہ حکومت کو دینی طریقے سے چلایا جاسکے۔

good attempt. but the answer is lengthy and might affect your time management,

Scanned with OKEN Scanner